ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

متعلق

نشرِ قرآنی و تفسیرِ ربانی

حضرت مولٰنا قاری محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ القراء دہلی

و

اعترافِ حقیقت

از

جنابِ سید محمد سلیمان صاحب خلف الصدق عالیجناب آنریبل سرشاہ محمد سلیمان صاحب مرحوم

سابق جج فیڈرل کورٹ نئی دہلی

تفسیر ۱۴۷

قرآنِ مجید مع ترجمہ و تفسیر ختم ہونے کی خوشی میں

جو ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء جمعہ کے روز ختم ہوا



اعترافِ حقیقت

متعلق قراءت و تفسیر مولانا قاری محمد یوسف صاحب
ناظم جمعیۃ القراء، دہلی

دہلی ریڈیو اسٹیشن سے تلاوت قرآن شریف اور ترجمہ کا پروگرام ابتداء سے مولانا قاری محمد یوسف صاحب مسلسل نشر فرما رہے ہیں۔ آپ اس اہم اور بہترین کام کے لیے اس قدر موزوں ثابت ہوئے ہیں کہ گویا آپ کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ مائکروفون کے ذریعہ اس مقدس اور پاکیزہ تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

انگلستان کے ایک مدبر انگریز نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن شریف کی قراءت میں نے سنی جو اثرات میں نے اس آواز میں دیکھے وہ میں نے اور کسی چیز میں نہیں پائے۔

تفسیر

آپ کی دل آویز قراءت کے علاوہ آپ کا ترجمہ و تفسیر اس قدر عام فہم اور آسان ہوتی ہے کہ ایک بچہ بھی پوری طرح سمجھ سکتا ہے۔ پھر خوبی یہ کہ ترجمہ کا ایک ایک لفظ قرآن مجید کی آیات کے مطابق، اور غیر ضروری تشریح سے پاک ہوتا ہے جس سے کسی مذہب و ملت کی دل آزاری ممکن نہیں۔ بلکہ آپ کا بیان کیا ہوا ترجمہ اس قدر جامع ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر قوم اس سے یکساں سبق حاصل کر سکتی ہے۔

خاص امتیاز

اس کے علاوہ آپ کی قراءت کو ایک اور خاص اہمیت حاصل ہے وہ یہ کہ مختلف شہروں میں

آپ کی دلپذیر قرأت کی لوگ مشق کرتے ہیں۔ چنانچہ کابل ریڈیو اسٹیشن سے قاری عبدالشکور صاحب بعینہ قاری محمد یوسف صاحب کے لب ولہجہ میں قرآن شریف تلاوت فرماتے ہیں۔ ہم لوگ بھی آپ کے طریقہ پر پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بھی بہت سے گھروں میں مستورات اور بچے آپ کی قرأت سُن سُن کر اسی طرح مشق کرتے ہیں۔

نصف قرآن مجید ختم قاری صاحب موصوف کا خلوص، تدبر، استقلال اور سلامت روی یہ وہ چیزیں ہیں جنکی بدولت آج نصف قرآن مجید کی بہترین قرات اور عام فہم تفسیر ختم ہو کر پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی گویا دنیا کی سب سے بڑی آسمانی کتاب کے نصف حصہ کی قرات اور تفسیر کو ساری دنیا نے گھر بیٹھے سُن لیا۔

کارنامہ دہلی ریڈیو اسٹیشن کا یہ کارنامہ ہرگز نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ اُس نے نشر قرآنی اور تفسیر کا سلسلہ شروع کر کے نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک روحانی کیف مہیا کر دیا ہے بلکہ دیگر اقوام کو بھی یہ موقع دیا کہ وہ قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیم سے سبق حاصل کر سکیں۔

خصوصیت اس میں بھی شک نہیں کہ اس بارے میں دہلی ریڈیو اسٹیشن کو ہندوستان میں ایک امتیازی درجہ حاصل ہے، اس لیے کہ اور کسی ریڈیو اسٹیشن سے یہ پروگرام اس استقلال اور پابندی سے نشر نہیں ہوتا۔

بہت بڑی خدمت میں اُمید کرتا ہوں کہ بقیہ نصف قرآن مجید بھی بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچیگا، اور یہ مولانا قاری محمد یوسف صاحب اور دہلی ریڈیو اسٹیشن کا اتنا بڑا کارنامہ ہوگا جسے ہندوستان اور مسلمان کبھی فراموش نہ کر سکینگے۔

شاہ احمد سلیمان

خلف آنریبل سر شاہ محمد سلیمان صاحب مرحوم سابق جج

فیڈرل کورٹ۔ نئی دہلی

کلام الٰہی کی قرأت اور ترجمہ کے اثرات

(از جناب رافت صاحب مراسلہ نگار روزنامہ اخبار رہبر دکن حیدرآباد)

نشرگاہ سے قرآن حمید نشر کیا جائے

دلی کی نشرگاہ سے جمعہ کی صبح کو قرآن حمید اور اس کی تفسیر نشر کیجاتی ہے اقامت خانہ جامعہ عثمانیہ میں اس نشر کو ہم سُنا کرتے تھے۔ نوجوان سامعین کی اثر پذیری اس مراسلہ کے محرکات ہیں۔ دِلّی کا ریڈیو اسٹیشن ایک کل ہند نشرگاہ ہے جہاں سے ہر جمعہ کی صبح میں ایک خوش الحان قاری محمد یوسف صاحب قرآن مجید اور اس کا سلیس اور شگفتہ ترجمہ سنایا کرتے ہیں دلی کے اس پروگرام کو بلا امتیاز مذہب وملت بے حد پسند کیا جاتا ہے، اور اس لئے وہ یقیناً قابلِ مبارکباد ہیں۔

نشرگاہ کا مقصد اگر طاغوتی راگوں کے ذریعہ انسانی جذبات وہوس کو برانگیختہ کرنا اور اس کو ذہنی تشریح قرار دینا مقصود ہے تو وہ اسفل مقصد ہے جس پر ملک کا لاکھوں روپیہ برباد نہیں کیا جاسکتا۔ نشرگاہ کے مقاصد میں ملک کے بسنے والے لاکھوں انسانوں کی اخلاقی تعلیم وتربیت بھی ہونی چاہیئے۔

قرآن حمید سے زیادہ کون مُعلِم اخلاق ہوسکتا ہے۔ اس بے دینی کے زمانہ میں جب کہ عوام وخواتین مذہبی تعلیمات سے بیگانہ ہوتے جارہے ہیں ضرورت ہے کہ ان کو مذہبی تعلیمات سے واقف کرایا جائے اور ان تک اس پیغام کو پہنچایا جائے

جو اُن کی تمام کامرانیوں اور ترقیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ قرآن حمید میں اخلاق و نیک عملی کی ایسی بصیرت افروز تعلیم موجود ہے جو انسانوں کو انسانیت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ قرآن کا مخاطب کسی خاص عہد، گروہ طبقہ یا قوم سے نہیں ہے وہ نوع انسان سے مخاطب ہے، اور اس کے پیش نظر کسی خاص قوم کی فلاح و سعادت نہیں بلکہ تمام نوع انسانی کی عالمگیر نجات و ترقی ہے۔

دلّی کی نشر گاہ اس لحاظ سے بڑی اچھی خدمت انجام دے رہی ہے اور عام طور پر غیر مسلموں کی لاعلمی سے جو تعصب مسلمانوں اور قرآنِ حمید سے ہے وہ اس قرآن کی امتیازی روادارانہ تعلیم سے بڑی حد تک دور ہوسکتا ہے ــــــ چنانچہ نشر گاہ دہلی کے قاری محمد یوسف صاحب کے نام متعدد خطوط میں جو ہندو اصحاب کی جانب سے موصول ہوئے ہیں قرآن کی اعلیٰ اخلاقی افادیت کا اعتراف کیا گیا ہے ــــــ میں ان نوجوانوں میں سے ہوں جو اس نقطۂ نظر کے حامل ہیں کہ بحیثیت انسان ہم کو تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات سے واقف ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اگر بھگوت گیتا کے اشلوک بھی نشر کیے جائیں تو نامناسب نہیں، کیونکہ ہندوستانی کی حیثیت سے ہم کو اپنے برادرانِ وطن کے مذہب کی حقیقت سے واقف ہونا چاہیئے، میرا عقیدہ ہے کہ دو بڑے فرقوں نے ایک دوسرے کے مذہب کو نہ سمجھ کر آپس میں شکر رنجی اور اختلافات کی آگ کو بھڑکایا ہے

حیدرآباد کی نشر گاہ کا رجحان اخلاقی تعلیم و تربیت کی طرف ہی لیکن اس اسلامی مملکت کی نشر گاہ سے ہم کو توقع ہے کہ وہ ہفتہ میں کوئی روز قرآن حمید کی تلاوت اور اس کی تفسیر کے لئے مقرر کردے۔ یہ اس کا سب سے زیادہ مفید کارنامہ ہوگا ہمیں کوئی عذر نہ ہوگا اگر ہمارے ہندو بھائیوں کے مذہبی تعلیمات کی نشر کے

لئے بھی اسی طرح محکمہ کوئی وقت مقرر کرے۔ اس سے ہمارے تعلقات میں ہم آہنگی پیدا ہو گی ـــــــــ مجھے یقین ہے کہ محکمہ لاسلکی سرکار عالی اس تحریک پر ضرور غور کرے گا۔ مجھے اہل ملک اور جرائد سے بھی تائید کی توقع ہے۔

ناچیز۔ رافت۔ روزنامہ رہبر دکن حیدر آباد مورخہ ۲۷ راپریل سنہ ۱۹۴۰ء

آوازِ قرآنی کی کشش

دہلی ریڈیو اسٹیشن ایک مدت سے ہر جمعہ کی صبح قرآن مجید کا ایک رکوع معہ سلیس اور شگفتہ محض ترجمہ کے نشر کرتا رہتا ہے۔ قاری عموماً دہلی کے مشہور قاری محمد یوسف صاحب ہوتے ہیں کچھ روز ہوئے موصوف کو شملہ کے ایک غیر مسلم کی طرف سے مکتوب ذیل موصول ہوا ہے

"کم از کم ایکسال کے عرصہ سے میں ہر جمعہ کی صبح ریڈیو پر آپ کی تلاوتِ قرآن اور اس کا سلیس با محاورہ ترجمہ سنا کرتا ہوں اور جو لطف ان سے باوجود نامسلم ہونے کے مجھے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بیان کی ضرورت نہیں دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہندی اور اردو کے شاعروں اور نقادوں میں یہ خوبی نہیں ہے ـــــــ اتنا کہنا کافی ہو گا کہ آپ کا صاف اور سھترا تلفظ، نہایت سُریلی آواز میں گویا اعرابیوں کے تلفظ سے قدرے مختلف ہوا اور پُر لطف ترجمہ ایک خاص اثر میرے دل پر پیدا کرتا ہے جس سے میرے دل میں قرآن اور پیغمبر کی وقعت بڑھتی رہتی ہے"

ریڈیو کو عام طور پر ایک کھیل اور تماشہ کی چیز سمجھا جاتا ہے اور ایک بڑی حد تک

سے ہے بھی ایسا ہی، لیکن اسی سے اللہ کی قدرت یہ کام بھی کیا لے رہی ہے۔
اور یہ خط تو مثال یا نمونہ کے طور پر ہے خدا جانے کتنوں کو ہدایت اس راہ سے نصیب ہو رہی ہو گی

اخبار صدق صفحہ ۸ مورخہ ۸ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

حضرات علماء کی آراء

حضرت علامہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڈھ

انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار المصنفین اعظم گڈھ

مکرمی۔ السلام علیکم

مجھے آپ کی قرارت سننے کا اتفاق ایک دفعہ پانی پت میں ہوا ہے، مجھے معلوم ہوا کہ آپ ہر جمعہ کی صبح کو دہلی سے قرآن سناتے ہیں حسنِ لحن اور اصول کی پابندی دونوں کو ایک جگہ جمع کرنا آسان نہیں بحمد اللہ کہ آپ میں دونوں خوبیاں جمع ہیں یہ سن کر اور خوشی ہوئی کہ آپ ساتھ ہی ساتھ اُردو ترجمہ بھی سناتے ہیں اور اس کی زبان، ایسی اچھی ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں گھر

کرتی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے اس حسنِ خدمت کو قبول فرمائے۔ والسلام

سید سلیمان۔ ندوی

۲۷ر اگست ۱۹۴۲ء

حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی بی اے مترجم انگریزی ترجمۂ قرآن

بسم اللہ

دریاباد۔ ضلع بارہ بنکی

مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۴۲ء

اخبار "صدق" لکھنؤ

دھلی ریڈیو اسٹیشن سے، حسب موقع و فرصت، قاری محمد یوسف صاحب کی تلاوت قرآن مجید بارہا سُنی ہے، اور تحسین ناشناس اگر کسی معنی میں بھی تحسین ہو تو یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ ہمیشہ ان کی قرارت سے لطف اٹھایا ہے۔ ایک آدھ اور صاحب کی تلاوت بھی سنی، مگر کہاں وہ اور کہاں "حسن یوسف"، مہارتِ فن کا حال تو اہل فن ہی جان سکتے ہیں، لیکن حسنِ ادا سے لطف تو بہرحال ہم عامی بھی لے سکتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر قابلِ داد اُن کا ترجمہ قرآن ہوتا ہے۔ اُسے میں نے جب جب سنا غور سے اور تنقید کے کانوں سے سنا لیکن بجائے نقص کے، اس کے ہُنر ہی ظاہر ہوتے رہے، مطالبِ قرآنی کو اتنی سلیس اور شگفتہ اُردو میں ادا کر دینا

ہر شخص کا کام نہیں، مدتوں یقین نہ آیا کہ یہ ترجمہ خود قاری صاحب موصوف کا ہو سکتا ہے یہ ہی خیال رہا کہ کسی اچھے جید عالم قرآنی اور دہلی کے مستند اہل زبان کا کیا ہوا ہوگا۔

یہ تلاوت اور ترجمہ، گویا دین کے ساتھ ساتھ ضمناً اردو ادب کی بھی خدمت ہوتی جا رہی ہے۔ مستحق مبارکباد ہیں قاری صاحب بھی اور دہلی ریڈیو کے کارکن بھی، قاری صاحب تو اپنی خدمات پر اور ریڈیو والے اپنے حسن انتخاب پر

عبدالماجد

جناب مولانا سید صبغۃ اللہ صاحب بختیاری شیخ التفسیر جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس)

میں اپنے عقیدت مندانہ جذبات کا اظہار کرتا ہوں واقعی اللہ تعالےٰ نے آپ کو خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ کا مصداق بنایا ہے اور پھر تفسیر بھی ایسی مختصر اور جامع کرنے کا سلیقہ دیا کہ اس کے بعد سوائے اس کے کہ آپ کی تلاوت قرآن کو یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ کا مصداق قرار دیا جائے کچھ اور نہیں کہا جا سکتا۔

ہم نہایت دلچسپی کے ساتھ آپ کی قرارت و تفسیر سنتے ہیں اور نہایت محفوظ ہوتے ہیں۔

احقر اور احقر کے تلامذۂ تفسیر کو آپ کے ساتھ سچی عقیدت ہے جمعہ کے دن فجر کی نماز کے بعد ہی سے انتظار رہتا ہے اور ہمہ تن انتظار کی حالت میں

معززہ وقت پر ریڈیو سے نشر قرآنی ہونے لگتا ہے آپ کی تفسیر سے دلچسپی اس قدر ہو گئی ہے کہ ریڈیو کے کمرے میں جگہ نہیں رہتی لوگ اندر باہر بھر جاتے ہیں اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے" "قرآنی پیام" ایک تحریک ہے جس کو کسی قوم کسی وطن کسی نسل سے خاص تعلق نہیں، تمام دنیائے انسانی کے لئے یہ عام دعوت ہے، اگر اسی طرح قرآنی مطالب غیر مسلم بھائی سنتے رہیں تو اُمید ہے کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادوں کا انسداد ہو جائے گا اور اسلام کے متعلق بہت سی باتیں صاف ہو جائیں گی جو تفرقہ ڈالنے والوں نے پھیلا رکھی ہیں۔ دھو الموفق

احقر العباد۔ شیخ التفسیر سید شاہ محمد صبغۃ اللہ حسینی۔ بختیاری استاذ جامعۂ دار السلام عمر آباد ضلع شمالی ارکاٹ (صوبہ مدراس)

جناب مولٰنا العلامہ فضل اللہ صاحب اصنامدراسی پرنسپل جامعہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

دھلی ریڈیو اسٹیشن سے جناب مولانا قاری محمد یوسف صاحب کی قرارت قرآن اور ترجمہ سننے کا موقع ملا ہے واقعی مولانا موصوف ایک بہترین قاری اور بہترین مترجم قرآن ہیں اللہ تعالےٰ نے قاری صاحب کو حُسنِ صوت، حسن علم اور حسنِ اخلاق سب کچھ عنایت فرمایا ہے اور ترجمہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ "فہم قرآن" کی دولت سے اللہ تعالےٰ نے خوب مالامال کیا ہے۔ ریڈیو والے تعریف کے قابل ہیں کہ انھوں نے ایسے جلیل القدر شخص کی خدمات سے موقع لے کر تمام انسانوں تک اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اس کو قبول کرنا نہ کرنا دوسری بات

ہے۔ مگر قرآن خدا کا پیغام دنیائے انسانی کے نام ہے۔ اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ سنے اور سمجھے، رہا مسلمان ہو جانا تو اس بارے میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے یہ چیز رضا و رغبت اور توفیق الہیٰ پر موقوف ہے۔

فضل اللہ مدراسی پرنسپل جامعہ دارالسلام۔ عمرآباد

جناب مولٰنا عبید الرحمن صاحب فضل العلماء و شیخ المعقولات و مہتمم تفسیر طنطاری (مدراس)

میں بہت دنوں سے جناب مولانا قاری حافظ محمد یوسف صاحب کی قرات قرآن حکیم دہلی ریڈیو اسٹیشن سے سن رہا ہوں قاری صاحب موصوف بہت ہی خوش الحان ہیں قدرت نے ان کی آواز میں ایسا درد اور لوچ بخشا ہے کہ سننے والوں کے دل کھنچنے لگتے ہیں اور طبیعت وجد کرنے لگتی ہے ساتھ ہی ان آیتوں کا نہایت سلیس اور عام فہم الفاظ میں ترجمہ بھی بیان کرتے ہیں جو ہندوستان کی ہر قوم و ملت کے لئے باعثِ نصیحت ہے کیونکہ قرآن حکیم کسی مخصوص قوم کے لئے نہیں بلکہ کرۂ زمین کی جمیع اقوام کے لئے آسمان سے نازل ہوا ہے دنیا کی ہر قوم اس سے نصیحت و عبرت حاصل کر سکتی ہے بلکہ کر رہی ہے لہٰذا میرا خیال ہے کہ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن قاری صاحب کی تلاوت قرآن مجید براڈ کاسٹ کر کے نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ جمیع اقوام کی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی یوں ہی جاری رہیگا تاکہ لوگوں کی اخلاقی حالات کی درستگی کا بھی سامان پہنچتا رہے۔

عبید الرحمن عاقل رحمانی پروفیسر جامعہ دارالسلام۔ عمرآباد۔ مدراس

جناب مولانا عبدالسبحان صاحب ذاکر انصاری شیخ التاریخ جامعہ دارالسلام عمرآباد مدراس

دہلی ریڈیو اسٹیشن سے جمعہ کی صبح کو بارہا احباب کے ساتھ مولانا قاری محمد یوسف صاحب کی قرارت اور تفسیر قرآن سنی۔ طبیعت بیحد محظوظ ہوئی۔ مولانا قاری محمد یوسف صاحب کو قدرت نے نہایت ہی عمدہ اور پیاری آواز عطا فرمائی ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ آپ کی قرارت شروع ہوتے ہی پوری محفل ہمہ تن گوش ہوکر لطف اٹھانے لگتی ہے، قرارت ختم ہوتے ہی تفسیر قرآن شروع ہوجاتی ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنا، معانی کو ایسی عمدگی سے مختصر انداز میں بیان کیا جاتا ہے کہ سنتے ہی اہل علم کی زبانوں سے بے اختیار کلمۂ تحسین نکل پڑتا ہے۔ ہم قاری صاحب کی خدمات کے شکر گذار ہیں کہ آپ کروڑوں انسانوں کو نہ صرف اپنی خوش الحانی سے محظوظ کرتے ہیں بلکہ ان کو نہایت مختصر، جامع اور آسان الفاظ میں پیغام ربانی بھی سنا دیتے ہیں۔ خدا آپ کو اس خدمت پر دیر تک قائم رکھے۔ دہلی ریڈیو اسٹیشن کے ارباب انتظام اس حسن انتخاب پر مبارکباد کے مستحق ہیں وہ قاری صاحب موصوف کی جتنی بھی حوصلہ افزائی کریں کم ہے۔

عبدالسبحان ذاکر انصاری

پروفیسر تاریخ جامعہ دارالسلام عمرآباد

(مدراس)

حضرات قراء کی آراء

استاذ القراء حضرت مولٰنا قاری ضیاء الدین احمد صاحب
استاذ قراءت مسلم یونیورسٹی علیگڈھ جانشین حضرت مولٰنا قاری عبد الرحمٰن صاحب
(الٰہ آبادی)

۷۸۶

بنگالی کوٹھی نمبر ۳ علی گڈھ

بعد سلام مسنون۔ دہلی ریڈیو اسٹیشن پر ہر جمعہ کو تلاوت و ترجمہ قرآن مجید کی عظیم الشان خدمت عرصہ سے آپ بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

جس سے ہندوستان اور دیگر ممالک میں جہاں اس ریڈیو سے سلسلہ ملا ہو گا۔ بیک وقت مسلم و غیر مسلم لاکھوں آدمی اپنے گھر بیٹھے ہوئے، آپ کا قران مجید پڑھنا، اور انہیں آیات کریمہ کا عام فہم ترجمہ آپ سے سن لیتے ہیں۔ اس لئے میں ریڈیو اسٹیشن دہلی کے ارکان و ذمہ دار حضرات کو آپ کے حسنِ انتخاب پر مبارک باد دیتا ہوں کہ

تجربہ اور عام پسندیدگی، و وابستگی کے بعد اب آپ کی حوصلہ افزائی کر کے تلاوتِ قران مجید و ترجمہ متعلقہ آیات کریم سے ہمیشہ اسی طرح سامعین کو بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ دیں گے۔

ضیاء الدین احمد

استاذ قراءت مسلم یونیورسٹی علیگڈھ۔ ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء

جناب مولانا قاری عصام الدین احمد صاحب امام جامع مسجد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

۴ر مارچ ۱۹۶۱ء

میں نے بار بار ریڈیو پر جناب مولانا قاری محمد یوسف صاحب کا قرآن پاک مع ترجمہ کے سنا۔ قاریوں کے پڑھنے میں جن خوبیوں کا ہونا ضروری ہے موصوف کی تلاوت میں سب خوبیاں موجود ہیں۔

خصوصًا مائیکروفون پر آواز کا توازن و تناسب قائم کر کے اصول تجوید کے موافق قرآن پاک پڑھنا اور کسی قسم کی لغزش نہ ہونا بہت بڑی خوبی اور کمال ہے

قاری صاحب کی قرارت میں تصنع نہیں بلکہ نہایت بے تکلفی سے پڑھتے ہیں، حروف کی ادائیگی و دیگر قواعد تجوید کی پابندی میں ہر جگہ یکسانیت ہے جہاں تک لوگوں سے معلوم ہوا ریڈیو کے سامعین قاری صاحب کی قرارت سنکر بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ کا ترجمہ نہایت پسند کیا جاتا ہے۔ مطالب قرآنی کو سلیس اور عام فہم اردو میں چند منٹ کے اندر بیان کرنا نہایت مشکل کام ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ ریڈیو میں برابر قائم رہے۔ آمین

عصام الدین احمد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

استاذ قراءت سبعہ جناب مولانا الحاج الحافظ القاری محمد ابراہیم صاحب

پانی پتی کرنالی (تلمیذ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب محدث پانی پتی)

مبسملاً وحامداً ومصلیاً

میرے نیچے مکان میں ریڈیو لگا ہوا ہے جمعہ کے روز اکثر مجھے ریڈیو پر مولانا قاری محمد یوسف صاحب کی قراءت سننے کا اتفاق ہوتا ہے۔ بلا مبالغہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر ریڈیو کے پاس ہی بیٹھے ہوئے قراءت فرما رہے ہیں آواز ایسی صاف اور یکساں سنائی دیتی ہے کہ اور کسی صاحب میں، میں نے یہ بات نہیں دیکھی! ——— اور بعض لوگوں کا جو سنا، تو ان میں، ان میں سے کوئی نہ کوئی بات ضرور پائی گئی یعنی کسی کلمہ کا پوشیدہ ہوجانا، یا کسی کلمہ کا بالکل معدوم ہوجانا، یا آواز میں بھن بھناہٹ یا بعض حروف جھٹکے سے نکالنا اور یہ تو ضرور یقین ہوجاتا ہے کہ یہ ریڈیو سے بول رہے ہیں۔

مگر قاری محمد یوسف صاحب کی قراءت ایسی صاف اور ایسے اچھے طریق سے، بلا تصنع، طبعی، عربی، مصری لہجہ میں قواعد تجوید کی پوری رعایت کیساتھ ہوتی ہے۔ کہ جس کو بجا طور پر وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کے موافق کہا جاسکتا ہے۔ میں نے بنظرِ غور مخالفانہ عیب جوئی میں بے حد کوشش کی مگر میں کامیاب نہیں ہوا، ایسے قابل، مستعد، نیک سیرت جوان صالح بہت کم ہوتے ہیں میں دست بدعا ہوں کہ خداوندکریم قاری محمد یوسف صاحب کی عمر دراز فرمائے اور ان کے علم و عمل میں ترقی بخشے

محمد ابراہیم پانی پتی بقلم خود ۱۶ صفر ۱۳۶۱ھ

استاذ قدیم جناب قاری حافظ احمد حسن صاحب پانی پتی صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن باڑہ دہلی

قاری محمد یوسف صاحب کو حق تعالیٰ نے قرآن مجید فرقانِ حمید کی قرارت میں خاص بلکہ عنایت فرمایا ہے نہایت خوش الحانی اور اصول تجوید کے ساتھ پڑھتے ہیں

جس وقت آپ ریڈیو میں پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ہر شخص آپ کی قرارت اور ترجمہ سے اس طرح فیضیاب ہوتا ہے جس طرح دریا کے پانی سے ہر شخص (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) سیراب ہوتا ہے۔ بلا تشبیہ اسی طرح لوگ آپ کی قرارت سے سیراب ہوتے ہیں

میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور یہ معجزہ کلام مجید کی دلکش قرارت کا آپ کی زبان میں ہمیشہ ہمیشہ قائم ددائم رکھے۔

احمد حسن خادم مدرسہ تعلیم القرآن باڑہ ہندو راؤ دہلی

۳۰ ذی الحجہ ۵۸ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۴۱ء

شیخ التجوید جناب مولانا قاری حافظ محمد عبد الواحد صاحب استاذ جامعہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب کی قرارت اور ترجمہ، حق یہ ہے مجھے جہاں تک تجوید قرارت کا علم حاصل ہے اور قرآن عزیز کے فہم و

و تدبر سے آشنائی ہے۔ میں اس علم کی روشنی میں اس چیز کی شہادت دیتا ہوں کہ دہلی ریڈیو اسٹیشن کے سوا کوئی اور ریڈیو اسٹیشن ایسی جلیل القدر خدمتِ قرآن نہ کر سکا ہیں قاری صاحب قبلہ کو ان کی کامیاب قرارت اور بہترین ترجمہ پر اور ریڈیو والوں کو ایسے بہترین قاری و مفسر کے انتخاب پر مبارکباد دیتا ہوں اور تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ وہ ضرور قرارت و ترجمہ سے فائدہ اٹھائیں۔

محمد عبد الواجد رحمانی پروفیسر جامعہ دارالسلام (مدراس)

مخصوص حضرات کی رائے

مسٹر ایم افتخار اللہ صاحب اسٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن پشاور

پشاور، ۲۷ر مارچ ۱۹۴۰ء مکرمی قبلہ قاری صاحب۔ السلام علیکم

آپ کو خیال ہوگا کہ میں شاید آپ کو بھول گیا ہوں، آپ کا اخلاص اور وقار ایسا نہیں کہ کوئی اسے بھول سکے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اپنے دوران قیام دہلی میں آپ کی جو عظمت میرے دل میں تھی وہ بدستور ہے اور انشاء اللہ اسی طرح رہے گی۔ اب بھی میں نہایت اشتیاق سے اس جمعہ کا انتظار کرتا رہتا ہوں جب آپ کی قرارت ہوتی ہے آپ کی قرارت حسن صوت اور سلیس ترجمہ میرے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچاتے ہیں میرے لئے دعاء خیر کرتے رہیں۔

(دستخط) افتخار اللہ

مولانا سید عقیل محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل و آنریری اوقاف ضلع میرٹھ

دہلی ریڈیو اسٹیشن کے پروگرام میں شروع سے تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ مستقل طور پر شامل ہے اور حسنِ اتفاق سے یہ خدمت ابتداء سے جناب مولانا قاری محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ القراء دہلی انجام دے رہے ہیں مجھے اس کے اظہار کرنے میں قلبی مسرت ہے کہ قاری صاحب موصوف نے حسن خوبی حسنِ انتظام اور حسنِ نیت سے اس خدمت کی تکمیل کی ہے وہ دین اور فن کے لئے بین طور پر نتیجہ خیز ہیں چنانچہ ماشاء اللہ نوبت بہ اینجا رسید کہ قاری صاحب کی تلاوت اور ترجمہ میں غیر مسلم بھی دلچسپی لیتے ہیں آپکا ترجمہ رکیک عبارات سے بالکل پاک ہے بلکہ پختہ اور مؤثر علمیت کی شان لئے ہوئے ہے جو اجنبی کے دل میں بھی گھر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

قاری صاحب کی تلاوت قرآن میں یقیناً وہ اثرات پائے جاتے ہیں جو خود قرآن پاک میں بطور فضائل کے مذکور ہیں اور شرعاً مطلوب و محمود ہیں چنانچہ اسی ذیل میں یہ بھی تجربہ ہوا کہ آپ کی تلاوت جتنی بار بھی سنی جائے قند مکرر کا مزہ دیتی ہے اور تازہ کشش اور اثرات کے ساتھ وارد ہوتی ہے اور اس سے سیری کبھی نہیں ہوتی، مقام شکر ہے کہ نصف قرآن اس شان سے ریڈیو پر قریب ختم ہے میں قاری صاحب کو اس واقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ قاری صاحب کو بقیہ نصف کی کماحقہ تکمیل کے لئے جسمانی اور روحانی توفیق عطا فرمائے سید عقیل محمد وکیل و محاسب اوقاف اسلامیہ جنرل سکریٹری ضلع مسلم لیگ میرٹھ

(۱۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

مولوی قاری حافظ سید عبداللہ صاحب امام مسجد جامع دہلی

از امام منزل دہلی

یکم دسمبر ۱۹۴۱ء میرے محترم قاری صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں اکثر آپ کا قرآن پاک ریڈیو پر سنتا ہوں اس سے قبل کئی مرتبہ جلسوں میں بھی سننے کا اتفاق ہوا، گو کہ میں کسی کی تعریف منہ پر کرنا بہت ہی بُرا خیال کرتا ہوں اور میں کیا شریعت اسلامیہ میں بھی اس کی سخت ممانعت آئی ہے لیکن میرا دل اس چیز کو اظہار کرنے کے لئے سخت مجبور کرتا ہے کہ آپ قرآن کریم جس خوش الحانی اور مخلصانہ طریقہ سے پڑھتے ہیں اور اس کا ترجمہ جس فصاحت و بلاغت اور عام فہم آسان طریقہ سے فرماتے ہیں کہ بچہ سے بچہ اور جاہل سے جاہل بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے واقع میں مسلمانوں میں اس چیز کی بڑی سخت ضرورت تھی۔ جس کو آپ نے پورا کر کے مسلمانوں کی ایک بہت اہم مشکل کو پورا کیا۔

پڑھتے وقت سامع کو جس قسم کا کیف و سرور واثر ہوتا ہے کم از کم مجھ کو، میرے پاس اتنے الفاظ نہیں کہ میں اسکی صحیح معنی میں تشریح کر سکوں اتنا کہے بغیر نہ رہوں گا کہ جو کچھ بھی لوگوں پر آپکے پڑھنے کا اثر ہوتا ہے وہ صرف آپ کے خلوص کا نتیجہ ہے اور میرا عقیدہ ہے اگر انسان میں خلوص وللہیت کا کامل جذبہ موجود ہو تو وہ دین و دنیا کی ہر مہمات کو بآسانی طے کر کے یقیناً کامیابی حاصل کر سکتا ہے اسی مخلصانہ جذبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں یقیناً یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس مقصد نیک کے

مولوی منشی عبدالقیوم خانصاحب خطاط سابق وزیر کتابت ریاست قلات بلوچستان

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص سے جناب مولانا قاری محمد یوسف صاحب کو جو حُسنِ صوت اور خوبیٔ لحن عطا فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت ہی کم قاریوں کے حصہ میں آئی ہے یہی وجہ ہے کہ جمعہ کے روز کا انتظار جناب قاری صاحب کی قرارت قران کے لیئے ہر اس گھر میں بے چینی کے ساتھ کیا جاتا ہے جس میں ریڈیو سٹ موجود ہیں۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ جب آٹھ بجتے ہی قاری صاحب ریڈیو اسٹیشن سے قرارت کی ابتدا فرماتے ہیں، برقی لہریں قرآن کے مقدس پیغام کو کرۂ ارض کے پہاڑوں کی بلند چوٹیوں اور سمندر کی انتہائی گہرائی میں ذرہ ذرہ تک پہنچانے کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ اس وقت اسلامی دنیا کا اکثر حصہ ہمہ تن گوش بن کر پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سماعت آیاتِ قرآن مجید کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو رہا ہے۔

فنِ تجوید کی مہارت تامہ، آلات براڈکاسٹنگ سے خصوصی مناسبت

لحن کی دلکشی وہ خوبیاں ہیں جو باہم مل جل کر سامعین کے قلوب پر کلام اللہ کے

پرشوکت الفاظ اور مطالب ومفہوم کی عظمت کے نقوش لوحِ قلب پر مرتسم کرتی چلی جاتی ہیں جب یہ پاکیزہ ترشح جو روح کو شادابی بخش رہا تھا۔ یکایک موقوف ہو جاتا ہے تو حسرت باقی رہ جاتی ہے اور دل جو پورے طور پر سیراب ہونا چاہتے ہیں تشنہ رہ جاتے ہیں۔

میں واقف ہوں کہ ملک میں قاری صاحب موصوف کی قرارت کو
خاص اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ مختلف شہروں میں ایسی دلپذیر انداز قرارت
کی لوگ مشق بہم پہنچا رہے ہیں حتیٰ کے کابل کے ریڈیو اسٹیشن سے قاری
عبدالشکور صاحب بعینہ قاری محمد یوسف صاحب کے لب ولہجہ میں قرارت
فرماتے ہیں با لفاظ ثانی یوں کہا جا سکتا ہے کہ موصوف کو اس فن شریف
کا امام تسلیم کیا جا رہا ہے

قرارت کے بعد ترجمہ جن خوبیوں سے مملو ہوتا ہے اس کی تعریف میں صاحب نظر حضرات کی آرا بہت ہی وسیع ہیں مختصر یہ کہ ترجمہ نہایت سلیس با محاورہ، قرآنی مطالب کو پوری پوری طرح ذہن نشین کرا دینے والا اور عام فہم ہوتا ہے جس سے شائقین بسہولت مستفیض ہو رہے ہیں۔

بعض ایسے گھروں میں جن میں ریڈیو سٹ آلہ لہو و لعب قرار پا کر مردود ٹھہر چکا تھا محض قرارت کلام اللہ اور ترجمہ کلام پاک کی بدولت بار پا رہا ہے کاش ہفتہ میں کم از کم دو ہی روز سماعت قرأت کے لئے مسلمانوں کو میسر ہو سکتے۔

عبدہٗ عبدالقیوم الخطاط مرادآبادی۔ یکم اپریل ۱۹۴۱ء

بیرونی حضرات کی رائے

سیٹھ رحمت اللہ اے مینار صاحب۔ بمبئی

السلام علیکم

اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو ہدیہ مبارکباد پیش کردوں آپ نے اس پروگرام کو شروع کر کے بمبئی کیا پورے ہندوستانی آوازی دنیا میں جان ڈال دی اور اس مقصد کے لیے جس ہستی کا انتخاب ہوا وہ واقعی لاجواب اور قابل داد ہے جناب قاری محمد یوسف صاحب سے ملنے کا شرف مجھے حاصل نہیں ہوا۔ لیکن ہر جمعہ کو ایک میں ہی نہیں بلکہ میرے گھر کے تمام افراد مولانا موصوف کی قرارت کو سننے کے لئے بیتاب رہتے ہیں کلام ربانی کی وہ کشش جسے سُن کر حضرت عمر اور دیگر اصحاب ایمان لائے تھے یقیناً باقی ہے اور رہے گی۔ لیکن اس کے ساتھ قاری صاحب موصوف کی خوش گلوی سے اس پروگرام کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ میں بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جناب قاری صاحب کو عمر نوح عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی زندگی میں اس آواز کو سنتے رہیں۔

کمترین رحمت اللہ۔ اے۔ مینار

جناب مولوی حافظ محمد شمیم صاحب ضیا شولاپوری و مولوی عبد اللہ صاحب آصف و جناب عبد الباری صاحب و جناب حافظ محمد حسن صاحب و بابو عبد الحفیظ صاحب شولاپور

مکرمی و محترمی قاری حافظ محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ کہ ہم لوگ یہاں شولاپور میں ہر جمعہ کی صبح کو آپ کی قرارت کلام ربانی سے مستفیض ہوتے ہیں، ماشاء اللہ آپ کی قرارت نہایت ہی سادی اور دلکش ہے دلوں کو لبھاتی ہے اور حسب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سُئِلَ رَسولُ اللہ صَلّی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الناسِ اَحسنُ صوتاً للقراٰنِ واَحسَنُ قراءۃً قال من اذا سمعتہ یقرءُ اریت انہ یخشی اللہ (دارمی)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ قرآن شریف پڑھنے میں ازروئے احسن قرارت و احسن صوت کون اچھا ہے آپ نے فرمایا جسکی قرارت کے وقت معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے وہی اچھا قاری ہے۔

ہمارے خیال میں آپ اُن ہی لوگوں میں سے ہیں اللھم زد فزد

علاوہ ازیں آیاتِ ربانی کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ بھی نہایت ہی دلچسپ و عام فہم اور عام و خاص کی ہدایت کا موجب ہے خدائے پاک

آپ کی عمر میں اور علم میں برکت عطا فرمائے۔

(۱) العبد حافظ محمد اسمٰعیل شمیم سگری شولا پوری غفرلہ مہتمم خانہ لطیفیہ شولا پور (۲) محمد عبد الباری عاطف (۳) حافظ محمد حسن سلمہ رب المنن (۴) آپ کی قرارت نہایت ہی دلکش صحیح اور سنت کے مطابق ہوتی ہے مولوی عبد اللہ محلہ جمع پیٹ شولا پور (۵) جو کچھ شمیم صاحب نے لکھا ہے بالکل صحیح ہے۔ محمد عبد الحفیظ کلرک، جی، آئی۔ پی، ریلوے۔

نواب محمد عبد الشکور صاحب رضا منصبدار حیدرآباد دکن

از حیدرآباد۔ دکن یکم دسمبر ۱۹۴۰ء

مکرمی و محترمی عالیجناب قاری محمد یوسف صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم۔ مزاج گرامی۔ میں ایک عرصہ سے متواتر دہلی ریڈیو اسٹیشن سے آپ کی قرارت و عام فہم ترجمہ معہ اپنے احباب کے سنا کرتا ہوں میں نے کسی ریڈیو اسٹیشن پر آج تک ایسی موثر قرارت اور ایسا بہترین ترجمہ نہیں سنا، میری اور دیگر احباب کی یہ رائے ہے کہ اس مبارک مگر مختصر پروگرام کا وقت بجائے پندرہ منٹ کے کم از کم آدھا گھنٹہ ہونا چاہیے تاکہ اس کے قدردان اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرسکیں میں قاری صاحب کو ان کی حسن خدمات پر مبارک باد دیتا ہوں۔

محمد شکور منصبدار
حیدرآباد، دکن۔ محلہ شاہ گنج

تبریک نامہ

از شیخ التفسیر جناب مولانا سید صبغۃ اللہ صاحب بختیاری (فاضل دیوبند معروف بہ ابن ندیم وفا۔ استاذ جامعہ دارالسلام عمر آباد۔ مدراس)

جناب مولانا قاری محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ القراء دہلی کی "قرارت قرآن اور تفسیر" جو دہلی ریڈیو اسٹیشن سے ہر جمعہ کی صبح کو نشر کی جاتی ہے اور ہزارہا انسان پوری توجہ عقیدت اور دلچسپی سے سنتے ہیں یہ چند اشعار عرض کئے ہیں۔

بحمد اللہ ہر سو نزولِ رحمتِ باری   ہوا ہے چشمۂ فیض و کرم پھر ہر طرف جاری
سنوارا ہے کسی نے پھر نظامِ زندگانی کو   سنائی پھر نویدِ زندگی دنیائے فانی کو
پیامِ حکمت و عرفان، حیاتِ جاودانی ہے   نزولِ روح پرور ہے، نویدِ آسمانی ہے
سمجھ لے کاش انسان آج ان اسرارِ پنہاں کو   اخوت آشنا کر دے زمانہ پھر سے انسان کو
جفا و جور کی فطرت سے دنیا دور ہو جائے   حقیقت سے جہانِ زندگی معمور ہو جائے

* * *

کتاب اللہ کیا ہے اور کیا آیاتِ عرفانی   بنی نوعِ بشر کے واسطے پیغامِ ربانی
عجب تاثیر بے پایاں ہے قرآنی صداؤں میں   کہ شورِ مرحبا ہی گونجتا ہے اب فضاؤں میں
اسی کے نور سے ساری فضائیں جگمگاتی ہیں   اسی کے نغمہائے دلکش و رنگیں سناتی ہیں

* * *

ہیں بی بی ریڈیو والے مبارک کے قابل ۔ جنھوں نے پالیا کوشش سے قاری عالم و فاضل

مقدر کی یہ خوبی ہے مفسر بھی ہے وہ قاری ۔ کہ جس کے لحنِ داؤدی سے سب پر وجد ہے طاری

وہ صورت دل نشیں اسکو عطا قدرت نے فرمائی ۔ کہ جس کی قراءتِ قرآن نے سب کی روح گرمائی

نئی تفسیر اس نے واہ کیا تیار کردی ہے ۔ ہر انسان کے لئے روح حقیقت جس میں بھری ہے

نمونہ ہے جو قرآن اپنے اعجازِ بلاغت میں ۔ روانی میں لچک میں اور فصاحت میں سلاست میں

مبارک سننے والو! تم کو یہ تفسیر قرآنی ۔ جسے سن کر دلوں میں بڑھ رہا ہے نورِ عرفانی

مبارک سننے والو! یوں سراپا گوش ہو جانا ۔ سرور و کیف جذب و لطف کے عالم میں کھو جانا

زمین و آسمان یہ ماہ انجم سب رہیں جب تک ۔ نظامِ دہر میں یارب یہ روز و شب رہیں جب تک

رہے شامل زمانے کے یہی توفیق ربانی ۔ برستے ہی رہیں دنیا پہ یہ انوار قرآنی

مبارک سلسلہ تفسیر کا جاری رہے یارب ۔ کرم فرما دوں پر یوسف قاری رہے یارب

الٰہی جاودانی زندگی اس کو عطا کر دے

وفا کی یہ دعائیں تو اجابت آشنا کر دے

ہدیہ اخلاص

(از جناب مولانا حامد الانصاری غازی سابق ڈائرکٹر نشر و اشاعت حکومت قلات بلوچستان)

غضب تھا کہ دنیا کھڑی رو رہی تھی　　جہالت کے ہاتھوں فنا ہو رہی تھی
یکایک حقائق کا طوفان آیا　　خداوند عالم کا فرمان آیا
خدا کی مشیت نے دِل کو پکارا　　دل و روح پر اپنا قرآن اتارا
خدائے محمد کا فرمان قرآن　　مسلماں کے دل کا ایمان قرآن
وہ قرآن، وہ آئینِ وحی الہٰی　　خداوند عالم کا دستورِ شاہی
وہ قرآن، وہ مقصود اقوام عالم　　خدا کی حکومت کا قانون محکم
وہ قرآن وہ ایک ضابطہ زندگی کا　　وہ ایک رابطہ، رابطہ زندگی کا
وہ قرآن، وہ انسان کی تقدیر برحق　　نبوت کے مقصد کی تفسیر برحق

زہے زندگی! آج وہ دن بھی آیا　　کہ قرآن نے پھر سے ہم کو جگایا
ہوئیں نشر دنیا میں آیاتِ قرآن　　حکایاتِ برحق، روایاتِ قرآن
خوشا وہ یقین، جو دلوں کو بسائے　　زہے وہ زباں، جس پہ قرآن آئے

یہ نعمت ہوئی صرفِ تقدیرِ یوسف
سُنی سب نے دنیا میں تفسیرِ یوسف

ہدیۂ خلوص

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی دام مجدہم

بلبلِ گلشنِ ایمان ہیں محمد یوسف
کیا خوش آواز و خوش الحان ہیں محمد یوسف

گو زیارت سے ہوں محروم مگر سنتا ہوں
عالم و ماہرِ قرآن ہیں محمد یوسف

میکروفون کی رونق ہیں ان کے دم سے
ریڈیو جسم ہے، اور جاں ہیں محمد یوسف

نصف قرآن ہوا ختم بخیر و خوبی
مورِدِ رحمتِ یزداں ہیں محمد یوسف

ایک وحشی ہی نہیں معترفِ فضل و کمال
بلکہ سب لوگ ثنا خواں ہیں محمد یوسف

ہدیۂ ظفر

(از جناب سید ظفر صاحب رضوی اسلام گنج۔ دہلی)

قرآن کی ریڈیو پر، ترتیل ہو رہی ہے
فرمانِ حق کی گویا، تکمیل ہو رہی ہے

سنتے ہیں اہلِ ایمان، دل سے کلام باری
ارشاد مصطفےٰ کی، تکمیل ہو رہی ہے

پیغامِ خیر سے پھر معمور ہیں فضائیں
حسنات کی سراسر تشکیل ہو رہی ہے

قرأت سے پڑھ رہے ہیں قرآن قاری یوسف
اور رحمتوں کی ہم پر تنزیل ہو رہی ہے

قرآن کے معجزوں کا قائل ہوا زمانہ
پھر منکروں کی فطرت، تبدیل ہو رہی ہے

سننے کو آرہے ہیں بندے کلام مولیٰ
بہر حصولِ برکت، تعجیل ہو رہی ہے

اظہارِ احوالِ واقعی

از جناب بابو محمد زبیر خاں صاحب ریلوے کلیرنگ اکاؤنٹس آفس دہلی

زبیر۔ حیدری۔ ٹونکی

بخدمت جناب قاری محمد یوسف صاحب۔ السلام علیکم
جناب کی خدمات واقعی قابل تحسین ہیں۔ اللہ جل شانہ
آپ کو اِن کا نعم البدل عطا فرمائے اور آپ کی مساعی وجدجہد
کو کامیابی بخشے۔ آمین
میں بشوق آپ کو مذکورہ بالا قطعہ بعنوان "اظہار احوال واقعی"
ارسال کرتا ہوں امید ہے کہ جناب اس کی طباعت نشرِ قرآنی
حصہ دوم میں فرمائیں گے اور اس کو بطور مبارکبادی منظور
فرمائیں گے زیادہ والسلام نیاز کیش۔ محمد زبیر خاں

قراءتِ قاری یوسف صاحب — کون سُن کر نہیں ہے حلقہ بگوش
لحن وہ جاں فزاؤ دِلآویز — جس پہ مرغانِ خوش نوا خاموش
ترجمہ وہ کہ بس جزاک اللہ — لفظ جس کے نباتِ قند فروش
خُلق وہ آپ کا اثر انداز — جس سے ہر شخص شاد و لطف نیوش

اللہ اللہ رے قراءتِ یوسف
صیقل جان و دل مسرت کوش

تلاوت قرآن شریف اور ترجمہ

کے پروگرام کے اجرا اور اُس کے کامیاب بنانے میں جن حضرات نے اعانت فرمائی اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں

(۱) پروفیسر جناب سید احمد شاہ صاحب (اے۔ ایس) بخاری کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ نیو دہلی۔

(۲) مسٹر سید ذوالفقار علی صاحب (زیڈ۔ اے۔ بخاری (سابق) اسٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو دہلی۔

(۳) مسٹر آغا محمد اشرف صاحب ایم اے (سابق) ڈائرکٹر آف پروگرامز آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی

(۴) جناب خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب ایم بی ای منیجنگ ڈائرکٹر پاینر آرمس کمپنی دہلی و پشاور

(۵) جناب خان بہادر حاجی شیخ رشید احمد صاحب میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ دہلی

(۶) جناب خان صاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر طبیب رئیس دہلی۔

(۷) مسٹر اے اڈوانی صاحب اسٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۸) مسٹر جے کے مہرا صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ڈائرکٹر ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۹) مسٹر رشید احمد صاحب اسٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لاہور

(۱۰) مسٹر کے ایم افتخار اللہ صاحب اسٹیشن ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن پشاور

(۱۱) مسٹر شمس عارف صاحب پروگرام ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۱۲) مسٹر اے قطب صاحب پروگرام ڈائرکٹر آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۱۳) مسٹر غلام علی صاحب (سابق انچارج شعبۂ تقاریر انگریزی و ہندوستانی آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی

(۱۴) مسٹر حفیظ صاحب جاوید پروگرام اسسٹنٹ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی

(۱۵) مسٹر نذر محمد راشد صاحب پروگرام اسسٹنٹ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۱۶) مسٹر تاج الدین صاحب پروگرام اسسٹنٹ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی۔

(۱۷) مسٹر فیروز نظامی صاحب پروگرام اسسٹنٹ آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن دہلی

محبوب المطابع برقی پریس، دہلی میں ۲۵-۱۱-۲ ۱۹۴۶ء کو طبع ہوا